دیاجائے گا۔ لیکن اتنا تو اب بھی سن لیجئے کہ جنوبی افریقہ (ریپبلک) چار صوبوں پر مشتمل ہے (۱) ٹرانسوال جس کا سب سے بڑا شہر جہانسبرگ ہے (۲) نٹال: اس کا سب سے بڑا شہر ڈربن ہے (۳) کیپ ٹاؤن: اس کا سب سے بڑا شہر اسی نام سے ہے (۴) فری اسٹیٹ: موجودہ حکومت نے جو نیشنل پارٹی کی حکومت ہے اور جس نے ابھی گزشتہ ۲۵ مئی کو اپنی حکومت کی پچیس سالہ سلور جوبلی منائی تھی اس نے ملک کی پوری آبادی کو نسلی اعتبار سے مندرجۂ ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا ہے: (۱) سفید فام (whites) ان میں دو قسم کے لوگ شامل ہیں۔ ایک وہ جو خالص انگریز نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسرے وہ فرانسیسی ڈچ اور انگریز وغیرہ اقوام ہیں جو عرصۂ دراز سے یہاں آباد ہیں اور جن کی نسل باہمی رشتۂ ازدواج ومناکحت کے باعث مخلوط ہو گئی ہے۔ یہ لوگ افریکان (Africaan) کہلاتے ہیں اور ان کی زبان کا نام بھی یہی ہے۔ یہودی اور بعض عرب ممالک مثلاً شرق اردن اور لبنان کے عیسائی بھی انہیں میں شمار ہوتے ہیں۔

(۲) انڈین: یہ وہ لوگ ہیں جو نسلاً ہندوستانی ہیں اور جن کے آباؤ اجداد کم وبیش ایک سو برس پہلے وہاں مزدور کی حیثیت سے انگریزوں کی طرف سے لے جائے گئے تھے، یا خود جاکر آباد ہو گئے تھے، ان میں غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے اور یہ زیادہ تر ہمارے صوبۂ گجرات، بمبئی اور آندھرا پردیش سے تعلق رکھتے ہیں۔ انڈین میں ہندو اور عیسائی بھی شامل ہیں اور یہ لوگ زیادہ تر ٹامل ناڈ یعنی مدراس وغیرہ کے لوگ ہیں، لیکن یہ اقلیت میں ہیں (۳) تیسرا گروپ رنگین (coloureds) کہلاتا ہے۔ ان میں جزائر شرق الہند، ملایا وغیرہ کے لوگ شامل ہیں جنھوں نے سفید فام یا دوسری قوموں کے ساتھ رشتۂ ازدواج ومناکحت قائم کیا اور اس لئے ان کی نسل بھی مخلوط ہو گئی ہے۔ یہ لوگ کم وبیش تین سو برس سے یہاں آباد ہیں۔ انگریزوں نے ان کے آباؤ واجداد کو بھی کھیتوں اور فارموں پر کام کرنے کی غرض سے ان کو یہاں لاکر بسایا تھا۔ ان لوگوں میں مذہبی اعتبار سے ہندو بھی ہیں اور عیسائی اور مسلمان بھی، مگر اکثریت ان میں بھی مسلمانوں کی ہے، (۴) چوتھا گروپ ملک کے اصل باشندوں یعنی افریقیوں کا ہے جو بالکل سیاہ فام ہیں اور اپنی مخصوص شکل وصورت رکھتے ہیں۔ ملک میں نہایت عظیم آبادی انہیں لوگوں کی ہے مگر سب سے زیادہ پسماندہ بھی یہی لوگ ہیں۔ ان کے مختلف قبائل ہیں، مثلاً بعض لوگ [illegible] کہلاتے ہیں،

بعض زولو (ZULU) کہے جاتے ہیں۔ رنگ روپ اور شکل و صورت میں کوئی فرق نہیں لیکن ہر قبیلہ کی بولی الگ الگ ہے۔

حکومت نیشنل گورنمنٹ کہلاتی ہے اور پارلیمنٹری ہے، لیکن ووٹ دینے اور پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے امیدوار ہونے کا حق صرف نمبر اول یعنی سفید فام لوگوں کو حاصل ہے، باقی تین گروپ کے لوگوں کو گورنمنٹ کی تشکیل و تعمیر میں کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ گورنمنٹ نے ملک کی پوری آبادی کو مذکورۂ بالا چار گروپ میں تقسیم کر کے فری اسٹیٹ کا علاقہ تو صرف سفید فام اقوام کے لئے مخصوص کر دیا ہے، باقی تین گروپ کے لوگوں میں سے کوئی شخص وہاں جا کر نہ رہ سکتا ہے اور نہ کوئی بزنس کر سکتا ہے، یہاں تک کہ اگر اپنے کسی دوست وغیرہ سے ملنے یا اس کو دیکھنے کی غرض سے ہی کوئی شخص فری اسٹیٹ میں جانا چاہے تو اس کو پرمٹ حاصل کرنا ہوگا اور اس صورت میں بھی اس کو وہاں شب باشی کی اجازت نہیں ہوگی۔ اب رہے ملک کے باقی تین صوبے، ٹرانسوال، نٹال، اور کیپ ٹاؤن۔ تو ان میں سب گروپوں کے لوگ آباد ہیں لیکن اس طرح کہ ہر شہر، ہر ٹاؤن اور ہر مقام پر ہر گروپ کے لئے الگ الگ علاقے مقرر کر دیے گئے ہیں، ایک گروپ کے لوگ بس اپنے مقرر کردہ علاقہ میں ہی رہ سکتے اور کاروبار کر سکتے ہیں۔ ایک گروپ کا آدمی دوسرے گروپ کے علاقہ میں نہ مکان بنا سکتا ہے اور نہ دکان۔ گروپنگ سسٹم کے اس قانون کو منظور ہوئے ابھی آٹھ برس ہوئے ہیں۔ دس برس کی مدت میں اس نئی علاقہ بندی کو مکمل ہو جانا ہے، اور یہ سب کچھ بڑی خاموشی، اطمینان اور سکون سے ہو رہا ہے۔ نئے علاقوں میں جو لوگ خود مکان نہیں بنا سکتے۔ ان کے لئے خود گورنمنٹ نے مکانات کثرت سے بنائے ہیں اور کرایہ کا طریقہ ایسا رکھا ہے کہ تیس برس کے بعد اگر مکان کی قیمت پہلے نہ ادا نہ کر دی جائے کرایہ دار خود مکان کا مالک بن جاتا ہے۔

بہرحال ایک فری اسٹیٹ کو چھوڑ کر میں نے ملک کے باقی تینوں علاقوں کا مکمل دورہ کیا۔ اور الحمد للہ جہاں کہیں گیا مسلمانوں نے تعظیم و تکریم اور راحت رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ واپسی میں دو روز مورشیس میں بھی قیام رہا۔ وہاں کے احباب نے بھی جس طرح پذیرائی کی ہے۔ دل پر اب تک اس کا گہرا اثر ہے۔ میں اپنے ان سیکڑوں بلکہ ہزاروں دوستوں اور کرم فرماؤں کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں۔

جزاھم اللہ عنی احسن الجزاء